محذوفات کے ساتھ ترجمہ اور اس کی خصوصیات

ڈاکٹر حافظ عبدالستار ☆

In this article I discussed about the simplicity and rhetorical aspects of the Holy Quran and the capacity of quranic translation with the help of omittances (certain words when they are omitted from the text, the pharaphrasing because simple).

ہر کلام میں تاثیر ہے جس کی مقدار کلام کے اچھا یا برا ہونے سے کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ شاعر کا شعر ہو یا کسی ادیب کی نثر، اثر سے خالی نہیں۔ اثر انگیزی کی یہی مقدار شاعر کو اشعر اور ادیب کو ابلغ بناتی ہے دنیا جہان کے تمام کلاموں میں اثر انگیزی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا کلام سب سے بہتر ہے۔ ''اَلَا اِنَّ اَحْسَنَ الکَلَامَ کَـلَامُ اللّٰهِ''

اللہ تعالیٰ کی یہ کتاب قرآن مجید اتنی جامع و مانع ہے کہ اس میں رہتی دنیا تک کے تمام علوم سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہیں۔ علم بلاغت کے ماہرین نے قرآن پاک کی اس صفت اعجازی کو مختلف طریقوں سے واضح کرنے کی کوشش کی تو اس میں ''معانی'' ''بیان'' اور ''بدیع'' جیسے فن ایجاد ہوئے جن سے علماء ادب وتفسیر اور مترجمین نے خوب خوب فائدہ اٹھایا۔

علم المعانی میں ''ایجاز'' ''بلاغت'' کی جان ہے اور ''حذف'' ''ایجاز'' کی ریڑھ کی ہڈی۔ اسی سے ''خیر الکلام ماقل و دل'' جیسی صداقتوں کی بھرپور توضیح ہوتی ہے۔ اسی سے علم الاعراب کو چار چاند لگتے ہیں۔ اسی سے فقہی موشگافیاں ہوتی ہیں اور اسی سے علم اللغة کو تحفظ ملتا ہے اور اسی سے ''تفسیر بالآراء'' کا دروازہ کھلتا ہے۔

علم التاریخ شاہد ہے کہ مرور زمانہ اور سیاسی ہنگاموں سے زبانیں بگڑتی ہیں، بدلتی ہیں، ناپید ہوتی ہیں یا پھر زندہ بھی ہیں تو ایسے جمود کا شکار ہیں کہ ان سے کوئی نیا فن ایجاد نہیں ہوسکتا۔ الحمدللہ

☆ ڈیپارٹمنٹ آف سوشل سائنسز، یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینمل سائنسز لاہور

عربی زبان ان تمام بیماریوں سے بچی ہوئی ہے اور قیامت تک اس کے بچے رہنے کا یقین ہے۔ اس لیے کہ قرآن مجید جو اس کا سہارا ہے۔ وہ ابد الآ آباد تک ہر قسم کے ضعف سے پاک ہے۔ پھر صرف عربی زبان و ادب ہی نہیں بلکہ جس زبان میں بھی اس کا ترجمہ ہوا اس زبان کی بقا اور اہمیت کے لئے یہ اعلیٰ ترین ڈکشنری بھی ہے۔

"**لکل شئی ظهر وبطن**" کے مصداق قرآن پاک کی ظاہری اور لفظی تاثیر کے علاوہ اس کی روحانی تاثیر بھی بے حد وحساب ہے، جس طرح روشنی سے اندھیرے چھٹتے ہیں اسی طرح قرآن پاک کے نور سے تمام قسم کی غیر مرئی الائیں بلائیں کافور ہو جاتی ہیں اور ہر قسم کی جسمانی اور روحانی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ "**انما القرآن لما قرأله**" کے مصداق یہ تریاق اعظم بھی ہے اور مضبوط ترین ساتھی معاون اور اعلیٰ ترین حصار بھی ہے جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے موقع پر سورۂ یٰسین کی یہ آیت تلاوت فرمائی "**وجعلنا من بين ايديهم سدا ومن خلفهم سدا فاغشينا هم فهم لا يبصرون**" تو اعداء الدین ایسے اندھے اور بہرے ہو گئے کہ آپ ﷺ کے گھر سے نکل جانے کی انھیں کانوں کان بھی خبر نہ ہو سکی۔

اس طرح بنو حنیفہ کے نواب کو جب سانپ نے ڈس لیا اور وہ ہر قسم کے علاج و معالجے کے بعد مایوس العلاج ہو چکا تھا تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ام القرآن پڑھ کر دم کیا تو اس کی جان بچ گئی۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ نے جنگ احزاب کے موقع پر جب سورۃ القمر کی یہ آیت "**سيهزم الجمع و يولون الدبر**" پڑھی تو تیز طوفانی آندھی سے کافروں کے خیمے الٹ پلٹ ہو گئے اور وہ بہت جلد تتر بتر ہو گئے۔ قرآن پاک کی اس معجزانہ تاثیر کو بھانپ کر شعرائے سبعہ معلقات کے آخری شاعر لبید بن ربیعہ جو تمام عرب شعراء کا مسجود وقت کا ملک الشعراء اور عرب کی فصاحت و بلاغت کا مظہر کامل ہوا، اس نے اسلام لانے کے بعد جب شعر کہنا ترک کر دیا تو لوگوں کو ترک شعر پر بڑا تعجب ہوا کسی نے ان سے پوچھا کہ اب آپ شعر نہیں کہتے؟ اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ أبعد القرآن؟ کیا قرآن نازل ہو جانے کے بعد بھی اس کے لئے کوئی گنجائش باقی رہ گئی ہے۔

اس پر صاحب تدبر قرآن لکھتے ہیں کہ قرآن کے اعجاز بلاغت کے آگے سرفگندگی و سپر اندازی کا یہ اظہار و اعتراف اس عظیم شاعر کی طرف سے ہے جو اپنے زمانے میں عرب کی تمام

فصاحت و بلاغت کا نشان وعلم تھا۔ جب وہ اس طرح قرآن کے آگے سربسجود ہو گیا تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ عرب کی تمام فصاحت و بلاغت نے قرآن کی فصاحت و بلاغت کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ اس کے بعد کسی اور کے لئے قرآن کے آگے نگاہیں اونچی کرنے کا کیا امکان باقی رہا؟

اس درجے ومرتبے کے کلام کے زوروا ثر اور اس کی خوبیوں اور لطافتوں کا اگر کوئی شخص اندازہ کرنا چاہےتو یہ کام ظاہر ہے کہ وہ اس کے ترجموں اس کی تفسیر اوراس کی لغتوں کے ذریعے سےنہیں کرسکتا بلکہ اس کے لیے اس کو اس زبان کا ذوق پیدا کرنا پڑے گا۔ جس میں وہ کلام ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک کے تراجم بھی وہی زبان موثر عام فہم اور زوددار ہیں جن کے مترجمین کو بیک وقت اپنی زبان اورقرآن کی زبان پر پورا پورا عبور حاصل ہو، جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ قرآن مجید کی جامعیت اور کاملیت میں محذوفات کا بہت بڑا کردار ہے۔ لہٰذا جن مترجمین نے عقل و دانش، حدیث رسول ﷺ اور اقوال صحابہ کے علاوہ آئمہ متقدمین کی آراء اور سائنس کے مشاہداتی اور تجرباتی نتائج کو سامنے رکھ کر ترجمہ کیا اور حواشی پیش کیے وہی قدیم وجدید کے امتزاج کے ساتھ بہترین اور موثر ترین ترجمے ہیں جن میں محذوفات کا خیال نہیں رکھا گیا یا پھر لفظی ترجمہ ہی کیا گیا یا پھر محذوفات کو عقل وفکر اور حدیث رسول ﷺ نیز اقوال صحابہ کو چھوڑ کر ترجمہ کیا گیا وہ نہ صرف غیر موثر ہیں ۔ بلکہ شرمندگی اور ندامت کا سبب بھی ہیں صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں اور وہ بھی سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں سورۃ ص آیت نمبر 31اور 32 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وو هبنـا لـداؤدسليـمـن نـعـم الـعـبـد انه اواب اذعرض عليه بالعشى الصافنات الجياد فقال انى احببت حب الخير عن ذكر ربى حتى توارت بالحجاب ردو ها علّى فطفق مسحا بالسوق والا عنا ق ﴾

''اور داؤد علیہ السلام کو ہم نے سلیمان علیہ السلام جیسا بیٹا عطا کیا بہترین بندہ کثرت سے اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والا قابل ذکر ہے۔ وہ موقع جب شام کے وقت اس کے سامنے سدھے ہوئے تیز رو گھوڑے پیش کیے گئے تو اس نے کہا کہ میں اس مال کی محبت اپنے رب کی یاد کی وجہ سے اختیار کی ہے یہاں تک کہ جب وہ گھوڑے نگاہ سے

اوجھل ہوگئے تو اس نے حکم دیا کہ انھیں میرے پاس واپس لاؤ پھر لگا ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے۔"

اس ترجمے کے علاوہ جن اکابرین نے گھوڑوں کی گردنیں اور ٹانگیں کاٹنے کا ذکر کیا ہے۔وہ عقلی اور نقلی لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔اس طرح جن احباب نے **حتی توارت بالحجاب** میں سورج کو محذوف اور مضمر مانتے ہوئے ترجمہ کیا ہے۔ وہ بھی قرآن ،حدیث ،اقوال صحابہ اور عقل ودانش کے لحاظ سے غیر صحیح ہے۔صحیح یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے جب اعلیٰ درجے کے اصیل گھوڑوں کا ایک دستہ پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ مال مجھے کچھ اپنی بڑائی کی غرض سے یا اپنے نفس کی خاطر محبوب نہیں ہے بلکہ ان چیزوں سے دلچسپی کو میں اپنے رب کا کلمہ بلند کرنے کے لئے پسند کرتا ہوں پھر انہوں ان گھوڑوں کی دوڑ کرائی یہاں تک کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہوگئے اس کے بعد انہوں نے ان کو واپس طلب فرمایا اور جب وہ آئے تو بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما "**جعل یمسح اعراف الخیل و عراقیبھا حبالھا**" یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام ان کی گردنوں پر اور ان کی پنڈلیوں پر محبت سے ہاتھ پھیرنے لگے۔یہی تفسیر ہر لحاظ سے صحیح ہے کیونکہ یہ قرآن مجید کے الفاظ سے مطابقت رکھتی ہے اور مطلب کی تکمیل کے لیے اس میں ایسی کوئی بات بڑھانی نہیں پڑتی جو نہ قرآن میں ہو نہ کسی صحیح حدیث میں اور نہ بنی اسرائیل کی تاریخ میں، اس مشہور واقعہ میں تین طرح کے تراجم صرف محذوفات اور مضمرات کو مانتے ہوئے اپنے اپنے مسلمات کے تحت کیے گئے ہیں، جس کی تصحیح کے لیے درج ذیل شرطیں ملحوظ رکھی جائیں تو اختلاف ختم ہوسکتا ہے۔

1۔ تفسیر اور ترجمہ قرآن کی روشنی میں ہوں ان **القرآن یفسر بعضہ بعضا** اس سلسلے میں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر "**تفسیر القرآن بکلام الرحمن**" بہت مفید ہے۔
2۔ تفسیر اور ترجمہ حدیث کی روشنی میں ہو کیونکہ قرآن کے اصل معلم، مفسر اور مترجم صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
3۔ آثار صحابہ کو سامنے رکھا جائے جس کے لئے تفسیر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بڑی جامع ہے۔
4۔ نظریاتی نہیں بلکہ مشاہداتی اور تجرباتی سائنس کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

مزید امثلہ برائے استفادہ اساتذہ وعلماء ادب عربی و اسلامیات، پیش خدمت ہیں یہ تمام

مثالیں میں اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے بعنوان "ظاهـرة الأيجاز بالحذف فى القران الكريم و دراسة سورة البقرة المفصلة" سے لے رہا ہوں جو کہ پورے قران مجید میں سے چیدہ چیدہ مقامات سے ''الأسماء'' اور ''الأفعال'' اور ''الحروف'' کی شکل میں جمع کی ہیں۔

امثلة الأسلوب الإيجازى فى قرآن الكريم:

المحذوفات في الأسماء: حذف المضاف نحو: "و لكن البر من اتقى" (١٩) أى "ذاالبر" أو "برمن اتقى" (١٩) و (الحج أشهر معلومات) (٢٠) أي "اشهر الحج" أو "حج أشهر"۔ وله اكثر من ألف مثل في القرآن۔

و حذف المضاف إليه و يكثر فيه "ياء المتكلم" نحو: (رب اغفرلي)۔ (٢١) و في الغايات نحو: (لله الأمر من قبل و من بعد) (٢٢) و مع كل و بعض مثل: (و كلا آيتنا حكما و علما) (٢٣) و (فضلنا بعضهم على بعض) (٢٤)

و حذف المبتدأ في جواب الاستفهام نحو: (و ما أدراك ما هية، نار حاميه) (٢٥)

و بعد فاء الجواب نحو: (من عمل صالحا فلنفسه و من أساء فعليها) (٢٦) و بعدالقول نحو: (و قالوا أساطير الاولين) (٢٧) و غير ذلك نحو: (لم يلبثوا إلا ساعة من نهار بلاغ) (٢٨)

(**و حذف الخبر نحو**: أكلها دائم و ظلها) (٢٩) و حذف الموصوف مثل: (و عندهم قاصرات الطرف عين) (٣٠) و حذف الصفة نحو: (يأخذ كل سفينة غصباً) (٣١) أى صحيحة بدليل (أعيبها) و المعطوف عليه مثل: (أن اضرب بعصاك البحر فانفلق) (٣٢) أى فضرب فانفلق و المعطوف مع العاطف مثل: (لا يستوى منكم من أنفق من قبل الفتح و قاتل۔ (٣٣) أي و من أنفق بعده۔

و البدل مثل: و لا تقولوا لما تصف ألسنتكم الكذب) (٣٤) أى

تـصـفه و الحال القولية مثل: (يدخلون عليهم من كل باب سلام) (٣٥) أى قـائـلـيـن "سـلام" و الـمنادي نحو: (ياليت قومى يعلمون) (٣٦)۔ و العائد نـحـو: (أهذ الذي بعث الله رسولا) (٣٧) و (إتقوا يوما لا تجزى نفس عن نـفـس شيـئـا) (٣٨) و مـنصوص "نعم" مثل: (إنا و جدناه صابراً نعم العبد (٣٩) و الـموصول نحو: (بالذي أنزل ألينا و أنزل إليكم) (٤٠) أي و الذي انـزل إليكم لأنه غيره و لذلك أعيد في قوله: (قولوا آمنا بالله و ما أنزل ألينا و مـا أنـزل إلـى إبـراهيم) (٤١)۔ ثم المفعول به و هو كثير جدا، إن يكون لـلبيـان بـعـد الإبهـام في فعل المشيئة الشرطي نحو: (و لو شاء لهداكم) و لـلتـعـمـيـم نحو: (و الله يدعوا إلى دارالسلام) (٤٢) أي ذاتك و الغير ذلك نـحـو: (كـلـوا واشـربوا) (٤٣) و للهيئة نحو: (أرني أنظر اليك) (٤٤) أي ذاتك والـغيـر ذلك نحو: (كلا سوف تعلمون ثم كلا سوف تعلمون) (٤٥) أي عاقبة أمركم۔

المحذوفات في الأفعال: ما جاء في الفعل المفسر بنفسه نحو: (و إن أحـد مـن الـمشركين إستجارك) (٤٦) و الواقع في جواب الاستفهام نحو: (و قيـل لـلـذين اتقوا ماذا أنزل ربكم قالوا خيرا) (٤٧)، و حين التحذير و الإغراء نحو: (ناقة الله و سقياها) (٤٨) أي إحذروها و الذموا سقياها و إذا كـان قـولا نحو: (و إذ يرفع إبراهيم القواعد من البيت و إسماعيل ربنا تقبل مـنـا) (٤٩) أى يقولان و غير ذلك مثل: (إنتهوا خيرلكم) (٥٠) أي و اتقوا (يكون) خيرلكم۔

المحذوفات في الحروف: ما يكون بحذف الجار و يطرد مع "أن" و "إن" نـحـو: (يـمنون عليك أن أسلموا) (٥١) و يقل مع غيرهما نحو: (و لا تـعـزْمـوا عقدة النكاح) (٥٢) أي عليها كما يقل فى الوصول الحرفي نحو: (و مـن آيـاتـه يريكم البرق) (٥٣) أي أن يريكم و في العاطف نحو: (وجوه

يـومـئـذ نـاعـمة) (٥٤) أي و وجـوه بـالعطف على "وجوه يومئذ خاشعة" قبـلهـا، و فـي فـاء الـجـواب نحو: (إن ترك خير "ن" الوصية) (٥٥) أي فالوصية و هو كثير في ياء النداء نحو: (يوسف أعرض عن هذا) (٥٦) و في "لا" الـنـافية مع المضارع الواقع جواباً لقسم نحو: (تالله تفتأ تذكر يوسف) (٥٧) و فـي "قـد" مع الماضي الواقع حلاً نحو: (أنؤمن واتبعك الأرذلون) (٥٨)

و مـنـهـا فـي أكـثـر مـن كـلـمـة ممـا ليس جملة حذف المتضايفين:
نحو: (فـقـبـضـت قـبـضـة مـن أثـر الـرسـول) (٥٩) أي من أثر حافر فرس الـرسـول، و مـعـفـولي باب "ظن" نحو: (أين شركائى الذين كنتم تزعمون) (٦٠) و أداة الشـرط و فـعـلـها نحو: (فاتبعوني يحببكم الله) (٦١) أي "إن تتبـعوني" و مما هو جملة حذف الجواب نحو: (و إذا قيل لهم اتقوا) (٦٢) إلـى آخر الآية أي أعرضوا و يكثر هذا حين قصد الإبهام لتذهب النفس في تـصور الجواب كل مذهب۔ كقوله تعالى في أهل الجنة: (حتى إذا جاؤها و فتـحت أبوابها) و في أهل النار : (و لو ترى إذ و قفوا على النار) (٦٤) و قد تـكـون فـي جمل لا جملة كقوله تعالى: (فآرسلون، يوسف أيها الصديق) (٦٥) إذ "تقدير فارسلون" إلى يوسف لأستعبره الرؤيا فأرسله فأتاه فقال له يوسف۔

و كـل هذا الأنواع من الحذف تسمى إختزالا و يسمى الحذف إقتطاعا إذا و قـع فـي بـعـض حـروف الـكلمة تخفيفا۔ اعتمادا على الشهرة و كثرة الـدور أن كـحذف نون تكن "في قوله تعالى: (و لم تك شيئا) (٦٦) و همزة "أنا" في قوله: (أنا أدعوكم إلى العزّيز الغفار)۔ (٦٧)

و هـنالك نوعان آخران من الحذف البديع جاء ا في القران الكريم هما "الإكتـفاء و الإحتباك"، فالأول أن يكتفي بذكر أحد المتلازمين عن الأخر

مثل (سرابيل تـقيكم الحر) (٦٨) أي "والبرد" و آثر الحر بالذكر لأنه أنسب لبـلاد الـعـرب فـضل على تقدم ما يتعلق بالبرد و دونه في قوله: "والأنعام" خـلـقهـا لـكـم فيهـا د فـء) (٦٩) و منه: (بيدك الخير) أي "والشر" (الذين يؤمنون بالغيب) (٧٠) أي و "الشهادة" و "رب المشارق أي" و المغارب" و "أن إمـرؤا هـلك ليس له و لد "أي و لا "والد" بدليل أفي للأخت النصف و لا يـكون لها إلا مع فقد الأب و كل مذكور له فضل على المتروك۔ و الثاني وهـو "الإحتبـاك" ان يـكـون في أصل الكلام متقابلان فيحذف من كليهما مـقـابـل اعتـمـادا على نظيره كقوله تعالى: (و أدخل يدك في جبيك تخرج بيـضـاء من غير سوء) (٧١) إذا لمعنى و إدخل يدك في جيبك غير بيضاء و أخرجها تخرج بيضاء من غير سوء، و مثله: (قل إن افتريته فعلى إجرامى و أنـا برىء مما تجرمون) (٧٢) فالمحذوف و انتم براء و عليكم إجرامكم و أنا برىء، و كذا "و يعذب المنافقين أن شاء أو يتوب عليهم" أي إن شاء فلا يتـوب عـليهـم أو يتوب عليهم فلا يعذبهم، و (فلا تقربو هن حتى يطهرن فـإذا تـطهـرن فأتوهن) أي حتى يطهرن من الدم فإذا تطهرن بالماء فأتوهن۔ إلىٰ كذا۔

محذوفات کے ترجمہ کی واضح خصوصیات کو جاننے کے لیے بامحاورہ جتنے تراجم ہیں، ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً: مولانا فتح محمد جالندھریؒ کا ترجمہ ''فتح المجید'' حضرۃ العلام امین احسن اصلاحی کی تفسیر ''تدبر قرآن'' سے ترجمہ، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تفسیر ''تفہیم القران'' سے ترجمہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فارسی ترجمہ اور علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ کا ''اشرف الحواشی'' میں ترجمہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر ثنائی سے ترجمہ، نیز ڈاکٹر طاہر القادری کی تفسیر ''عرفان القرآن'' سے ترجمہ سے مکمل فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ آخر میں التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے حبیب علیہ اسلام کے الفاظ میں دعا بھی کرتے رہنا چاہیے تاکہ قرآن کریم سے پورا پورا مستفید ہوا جائے۔

"اللهم انى عبدك وابن عبدك وابن امتك فى قبضتك ناصيتى بيدك ماض فى حكمك ، عدل فى قضاء ك اسئلك بكل اسم هولك سميت به نفسك اوانزلته فى كتابك او علمته احدا من خلقك او استاثرت به فى مكنون الغيب عندك ، ان تجعل القرآن ربيع قلوبنا و جلاء همومنا و غمومنا ."

پہلے اپنی کمزوری کا اظہار پھر اللہ تعالیٰ کی بے شمار صفات کا اقرار اور پھر یہ درخواست کہ اے اللہ! قرآن کو ہمارے دلوں کی بہار بنا دے اور ہمارے غم اور پریشانیوں کا مداوا بنا دے۔

((آمین یا رب العالمین .))

حوالاجات من القرآن الکریم:

۱۹۔ القرآن ۲/۱۸۹۔ ۲۰۔ القرآن ۲/۱۹۷۔
۲۱۔ القرآن ۷۲/۲۸۔ ۲۲۔ القرآن ۳۰/۴۔
۲۳۔ القرآن ۲۱/۷۹۔ ۲۴۔ القرآن ۲/۲۵۳۔
۲۵۔ القرآن ۱۰۱/۱۰،۱۱۔ ۲۶۔ القرآن ۱۴/۴۶۔
۲۷۔ القرآن ۱۶/۲۴۔ ۲۸۔ القرآن ۱۰/۲۸۔
۲۹۔ القرآن ۱۳/۲۵۔ ۳۰۔ القرآن ۲۷/۴۸۔
۳۱۔ القرآن ۱۸/۷۹۔ ۳۲۔ القرآن ۲۶/۶۳۔
۳۳۔ القرآن ۵۷/۱۰۔ ۳۴۔ القرآن ۱۶/۱۱۶۔
۳۵۔ القرآن ۱۳/۲۳،۲۴۔ ۳۶۔ القرآن ۳۶/۲۶۔
۳۷۔ القرآن ۲۵/۴۱۔ ۳۸۔ القرآن ۲/۴۸۔
۳۹۔ القرآن ۳۸/۴۴۔ ۴۰۔ القرآن ۲۹/۴۶۔
۴۱۔ القرآن ۲/۱۳۶۔ ۴۲۔ القرآن ۱۰/۲۵۔
۴۳۔ القرآن ۲/۶۰۔ ۴۴۔ القرآن ۷/۱۴۳۔
۴۵۔ القرآن ۱۰۲/۳،۴۔ ۴۶۔ القرآن ۹/۶۔

۴۷۔ القرآن ۱۶/۳۰۔ ۴۸۔ القرآن ۹۱/۱۳۔

۴۹۔ القرآن ۲/۱۲۷۔ ۵۰۔ القرآن ۴/۱۷۱۔

۵۱۔ القرآن ۴۹/۱۷۔ ۵۲۔ القرآن ۲/۲۳۵۔

۵۳۔ القرآن ۳۰/۲۴۔ ۵۴۔ القرآن ۸۸/۸۔

۵۵۔ القرآن ۲/۱۸۱۔ ۵۶۔ القرآن ۱۲/۲۹۔

۵۷۔ القرآن ۲۱/۸۵۔ ۵۸۔ القرآن ۲۶/۱۱۱۔

۵۹۔ القرآن ۲۰/۹۶۔ ۶۰۔ القرآن ۶/۲۲۔

۶۱۔ القرآن ۳/۳۱۔ ۶۲۔ القرآن ۱۶/۳۰۔

۶۳۔ القرآن ۴/۷۳۔ ۶۴۔ القرآن ۶/۲۷۔

۶۵۔ القرآن ۱۲/۴۵،۴۶ ۶۶۔ القرآن ۱۹/۹۔

۶۷۔ القرآن ۴/۴۲۔ ۶۸۔ القرآن ۱۶/۸۱۔

۶۹۔ القرآن ۱۶/۵۔ ۷۰۔ القرآن ۲/۳۔

۷۱۔ القرآن ۲۷/۱۲۔ ۷۲۔ القرآن ۱۱/۳۵۔